# جماعت احمدیہ کا مبارک آغاز

## اور

# شاندار مستقبل

(عطاالمجیب راشد۔لندن)

''مجھے اس خدائے کریم وعزیز کی قسم ہے جو جھوٹ کا دشمن اور مفتری کا نیست ونابود کرنے والا ہے کہ میں اس کی طرف سے ہوں اوراس کے بھیجنے سے عین وقت پر آیا ہوں اوراس کے حکم سے کھڑا ہوا ہوں اور وہ میرے ہر قدم میں میرے ساتھ ہے اور مجھے ضائع نہیں کرے گا اور نہ میری جماعت کو تباہی میں ڈالے گا جب تک وہ اپنا تمام کام پورا نہ کرلے جس کا اس نے ارادہ فرمایا ہے۔''

(اربعین حصہ دوم۔روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 348)

ایمان، یقین، تحدّی اور جلال سے بھرے ہوئے یہ مبارک الفاظ اس مقدس ہستی کے ہیں جس کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس زمانہ میں بنی نوع انسان کی ہدایت اور راہنمائی کے لئے مبعوث فرمایا۔ یہ مقدس وجود ہمارے پیارے آقا، سرور کائنات، خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے روحانی فرزندِ جلیل حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام بانی جماعت احمدیہ کا ہے۔

انیسویں صدی کے آغاز میں ہندوستان بلکہ ساری دنیا میں مذہب اسلام کی حالت بہت ہی کسمپرسی کی تھی۔مسلمان تو تھے مگر صرف نام کے۔ان کی ایمانی اور عملی کمزوریوں کو دیکھ کر عیسائیت اور دیگر مذاہب ہر طرف سے اسلام پر حملہ آور ہو رہے تھے۔مسلمانوں میں جواب کی ہمت نہ تھی۔دردمندانِ اسلام کے دل مضطرب تھے اور خدا تعالیٰ کے آستانے پر سجدہ ریز۔بالآخر رحمت الٰہی جوش میں آئی اور خدا تعالیٰ نے اپنے وعدے کے مطابق اسلام کی حفاظت اور احیائے نو کی بنیاد ڈالی۔

اس زمانہ کے سب سے بڑے فانی فی اللہ اور عاشقِ رسول، مرزا غلامِ احمد نے خواب میں دیکھا کہ لوگ ایک محی کی تلاش میں ہیں اور ایک شخص نے آپ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا:

هذا رجل يحبّ رسول الله

کہ یہی وہ عظیم اور مبارک انسان ہے جو رسول اللہ ﷺ سے سچّی محبت رکھتا ہے۔یہ خدائی اشارہ تھا کہ

محبِّ رسول ہونے کی شرط اس مقدس وجود میں پوری طرح متحقق ہے اور یہی امتیازی وصف ہر خیر و برکت کی کلید ہے۔ پھر آپؑ کو ایک کشف میں یہ نظارہ بھی دکھایا گیا کہ ایک باغ لگایا جا رہا ہے اور آپؑ کو اس کا مالی مقرر کیا گیا ہے۔1882ء کے آغاز میں اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو اس الہام سے نوازا:

قل انی امرت و انا اوّل المؤمنین

ترجمہ: ان کو کہہ دے کہ میں مامور من اللہ اور اوّل المومنین ہوں

(کتاب البریہ۔ روحانی خزائن حاشیہ صفحہ ۲۰۲)

یہ آپؑ کی ماموریت اور مجددیت کا پہلا الہام تھا۔ بعد ازاں اللہ تعالیٰ نے آپؑ پر واضح فرمایا کہ جس امام مہدی اور مسیح موعود کے آنے کا وعدہ دیا گیا تھا۔ وہ وعدہ آپؑ کے وجود میں پورا ہوا اور آپ ہی کو رسول پاک ﷺ کی نیابت میں امام مہدی اور مثیل مسیح کا منصب عطا فرمایا گیا۔

یہ وہی زمانہ ہے جب آپ نے اسلام کی تائید و نصرت میں اپنے عظیم الشان قلمی جہاد کا آغاز فرمایا۔ کتاب براہین احمدیہ کی اشاعت نے عالم اسلام میں ایک نئی زندگی پیدا کر دی اور مسلمانوں کے پژمردہ چہروں پر رونقیں نظر آنے لگیں۔ آپؑ کی ان تالیفات کو تیرہ سو سال میں اسلام کی بہترین خدمت قرار دیا گیا۔ آپ اسلام دشمن طاقتوں کے خلاف اس شان سے نبرد آزما ہوئے کہ روحانی بصیرت رکھنے والوں نے اس گوہر آبدار کو خوب پہچان لیا۔ لدھیانہ کے مشہور بزرگ حضرت صوفی حاجی احمد جان صاحب نے لکھا کہ آپؑ مجددِ وقت، طالبان سلوک کے لئے آفتاب اور گمراہوں کے لئے خضرِ راہ اور منکرین اسلام کے لئے سیفِ قاطع اور حاسدوں کے واسطے حجّتِ بالغہ ہیں۔

لوگوں کے ہاتھ بیعت کی غرض سے آپؑ کی طرف اٹھنے لگے لیکن آپؑ نے ایسی ہر درخواست کے جواب میں یہی فرمایا:

''اب تک خداوند کریم کی طرف سے کچھ علم نہیں اس لئے تکلف کی راہ میں قدم رکھنا جائز نہیں''

وقت گزرتا گیا اور بالآخر وہ مبارک گھڑی آ گئی جب آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس بات کی اجازت عطا ہوئی کہ آپؑ لوگوں سے بیعت لیں۔ یکم دسمبر 1888ء کو آپؑ نے ایک اشتہار ''تبلیغ'' کے نام سے شائع فرمایا جس میں پہلی بار الہام الٰہی کے حوالے سے اعلان فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے بیعت لینے کا ارشاد فرمایا ہے۔ آپؑ نے تحریر فرمایا:

''یہ ربّانی حکم ہے جو آج میں نے پہنچا دیا ہے۔''

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ ۱۸۸)

اس ابتدائی اعلان کے قریباً چالیس روز بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے 12 جنوری 1889ء کو ''تکمیل تبلیغ'' کے نام سے ایک اور اشتہار شائع فرمایا جس میں دس شرائط بیعت کا ذکر فرمایا۔ اشتہار کے آخر میں یہ بھی تحریر فرمایا کہ دعوتِ بیعت کا یہ عام اشتہار ہے اور

''متحملین شرائط متذکرہ بالا کو عام اجازت ہے کہ بعد ادائے استخارہ مسنونہ اس عاجز کے پاس بیعت کرنے کے لئے آویں۔''

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ ۱۹۲)

ان اشتہارات کی اشاعت کے بعد سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدئ معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قادیان سے لدھیانہ کا سفر اختیار فرمایا اور حضرت صوفی احمد جان صاحبؓ کے مکان واقعہ محلّہ جدید میں قیام پذیر ہوئے۔ لدھیانہ آنے کے چند روز بعد 4 مارچ 1889ء کو آپؑ نے ایک اور اشتہار بھی شائع فرمایا جس میں آپؑ نے بیعت کی حقیقت، بیعت کے اغراض و مقاصد اور بیعت کے ذریعہ حاصل ہونے والی روحانی برکات کا تفصیل سے ذکر فرمایا۔ نیز فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس سلسلۂ بیعت کو کیفیت وکمیّت ہر لحاظ سے بڑی عظمت اور شوکت عطا فرمائے گا۔ آپؑ نے تحریر فرمایا:

''یہ گروہ اس کا ایک خالص گروہ ہوگا اور وہ انہیں آپ اپنی روح سے قوّت دے گا اور انہیں گندی زیست سے صاف کرے گا اور ان کی زندگی میں ایک پاک تبدیلی بخشے گا۔ وہ......اس گروہ کو بہت بڑھائے گا اور ہزارہا صادقین کو اس میں داخل کرے گا۔ وہ خود اس کی آبپاشی کرے گا اور اس کو نشوونما دے گا یہاں تک کہ ان کی کثرت اور برکت نظروں میں عجیب ہو جائے گی۔''

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ ۱۹۸)

حضرت مسیح پاک علیہ السلام کی طرف سے ان اشتہارات کی اشاعت نے مخلصین اور مومنین کے دلوں میں زندگی کی روح پھونک دی۔ یہ فدائی روحیں تو عرصہ سے اس ساعتِ سعد کی منتظر تھیں۔ امام الزمان علیہ السلام کی آواز سنتے ہی سعادت مند مخلصین لدھیانہ پہنچنے لگ گئے۔ بیعت لینے کے لئے آپؑ نے حضرت منشی صوفی احمد جان صاحبؓ کے مکان کو پسند فرمایا۔ یہ وہی عارف باللہ اور پاک باطن صوفی بزرگ ہیں جو آپؑ کے قدیم عشاق میں سے تھے اور اس بات کے شدید خواہش مند تھے کہ آپؑ کے دست مبارک پر بیعت کی سعادت پائیں۔ آپ ہی نے ایک موقعہ پر حضرت مسیح پاک علیہ السلام کو مخاطب کر کے فرمایا تھا:

سب مریضوں کہ ہے تمہیں پہ نگاہ

اس وقت تو حضرت مسیح پاک علیہ السلام نے آپ کو یہی جواب دیا کہ میں ابھی بیعت لینے کے لئے مامور نہیں کیا گیا۔مگر آہ! کہ جب یہ وقت آیا تو حضرت صوفی صاحب اس دنیا سے رخصت ہو چکے تھے۔لیکن مسیح پاک علیہ السلام کی قدر شناسی اور ذرہ نوازی دیکھئے کہ آپؑ نے بیعت اولیٰ کے لئے جس جگہ کا انتخاب فرمایا وہ اسی عاشقِ صادق کا مکان تھا جو بعد ازاں تاریخ احمدیت میں دارالبیعت کے نام سے موسوم ہوا۔اور مزید یہ کہ ۳۱۳ بیعت کرنے والوں کی فہرست جب اپنی کتاب انجام آتھم میں شائع فرمائی تو 99 ویں نمبر پر اس عاشقِ صادق کا نام بھی شامل فرمایا کہ یہ پاک انسان تو برسوں قبل ہی آپؑ کے مبایعین کے زمرہ میں داخل ہو چکا تھا!

بالآخر 23 مارچ 1889ء کا دن آ گیا جو اسلام کی تاریخ میں ایک سنہری تاریخ ساز دن ہے۔یہی وہ مبارک دن ہے جس روز دورِ آخرین میں احیائے اسلام کی آسمانی تحریک کا دنیا میں باقاعدہ آغاز ہوا اور حقیقی اسلام کی علمبردار اور فدائی جماعت احمدیہ کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔اس روز جماعت کی تاریخ میں پہلی بار،اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل میں اور سنت نبوی کی پیروی کرتے ہوئے،امام الزمان سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اپنا دست مبارک مبائعین کے ہاتھوں کے اوپر رکھتے ہوئے ان سے بیعت لی۔یہ بیعت اولیٰ کہلاتی ہے۔اس روز سے بیعت کا یہ طریق جماعت احمدیہ میں جاری و ساری ہے۔ابتدا میں بیعت کی تقریب میں چند افراد شامل ہوا کرتے تھے اور تقریب بھی مقامی نوعیت کی ہوتی تھی۔اب تو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے MTA کی برکت سے یہ ایک عالمگیر تقریب بن چکی ہے جس میں ہر سال کروڑوں افراد خلیفۂ وقت کے دستِ مبارک پر بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شامل ہوتے ہیں۔

23 مارچ 1889ء بمطابق 20 رجب 1310 ہجری جمعرات کا دن تھا۔حضرت اقدس مسیح پاک علیہ السلام مکان کے اس حجرہ میں تشریف لائے جو مکان کے شمال مشرقی کونے میں ہے۔اس وقت اس کی حالت ایک خستہ حال کچی کوٹھڑی کی تھی۔حضرت مسیح پاک علیہ السلام کمرہ کے جنوب مشرقی کونے میں نیچے بیٹھ گئے اور انتہائی سادگی کے ساتھ بیعت کی تقریب کا آغاز ہوا۔کمرے کے دروازہ پر حضرت شیخ حامد علیؓ کو مقرر فرمایا اور ہدایت دی کہ جسے میں کہتا جاؤں اسے کمرہ میں بلاتے جاؤ۔سب سے پہلے جس خوش نصیب کو آپؑ نے بیعت کے لئے طلب فرمایا وہ آپؑ کے فدائی اور سر تا پا عاشق،حضرت مولانا نورالدینؓ تھے۔حضرت اقدسؑ نے حضرت مولوی صاحبؓ کا ہاتھ کلائی پر سے زور کے ساتھ پکڑا اور بڑی

لمبی بیعت لی ۔ بیعت کے الفاظ یہ تھے ۔

''آج میں احمدؑ کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں اور خراب عادتوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں مبتلا تھا اور سچے دل اور پکے ارادہ سے عہد کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور میری سمجھ ہے اپنی عمر کے آخری دن تک تمام گناہوں سے بچتا رہوں گا اور دین کو دنیا کے آراموں اور نفس کے لذات پر مقدم رکھوں گا اور 12 جنوری کی دس شرطوں پر حتی الوسع کاربند رہوں گا۔ اور اب بھی اپنے گذشتہ گناہوں کی خدا تعالیٰ سے معافی چاہتا ہوں ۔ استغفر اللہ ربی استغفر اللہ ربی استغفرا للہ ربی من کل ذنبٍ واتوب الیہ. اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ' لا شریک لہ واشھد ان محمدًا عبدہ' ورسولہ. رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فا غفرلی ذنبی فا نہ' لا یغفر الذنوب الا انت.''

پانچ احباب کو نام بنام بلانے اور ان سے بیعت لینے کے بعد حضرت مسیح پاک علیہ السلام نے شیخ حامد علی صاحبؓ سے فرمایا کہ اب آپ خود ہی ایک ایک آدمی کو اندر داخل کرتے جائیں ۔ اس طرح سب سے فرداً فرداً بیعت کا سلسلہ جاری رہا۔ اس روز چالیس خوش نصیبوں نے آپؑ کے دست مبارک پر بیعت کرنے کا شرف حاصل کیا۔

حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے ارشاد پر اس موقع پر ایک خصوصی رجسٹر تیار کیا گیا جس پر یہ عنوان لکھا گیا۔

''بیعت توبہ برائے حصول تقویٰ وطہارت''

اس میں سب مبائعین کے نام، ولدیت اور سکونت وغیرہ کا اندراج کیا گیا۔ بعض ابتدائی نام حضرت اقدس نے خود اپنے دست مبارک سے تحریر فرمائے اور باقی نام مختلف اوقات میں دیگر احباب نے درج کئے ۔ حضرت منشی ظفر احمد صاحب آف کپورتھلہ نے پہلے روز بیعت کی توفیق پائی ۔ وہ اس بیعت کی کیفیت یوں بیان کرتے ہیں کہ حضور تنہائی میں بیعت لیتے تھے اور کواڑ بھی قدرے بند ہوتے تھے ۔ بیعت کرتے وقت جسم پر ایک لرزہ اور رقت طاری ہو جاتی تھی اور بیعت کے بعد دعا بہت لمبی فرماتے تھے ۔

مردوں سے بیعت لینے کے بعد حضرت اقدس گھر میں واپس تشریف لائے اور بعض عورتوں نے بھی بیعت کی ۔ حضرت ام المومنین سیدہ نصرت جہاں بیگمؓ صاحبہ تو ہمیشہ سے آپ کے سب دعاوی پر کامل

ایمان رکھتی تھیں ۔اس روز سب سے پہلے بیعت کرنے کی سعادت حضرت صغریٰ بیگمؓ نے پائی جو حضرت مولانا نورالدینؓ کی اہلیہ اور حضرت صوفی احمد جانؓ کی صاحبزادی تھیں ۔ بیعت کی تقریب کے بعد جملہ حاضر احباب نے حضرت اقدس کے ساتھ آپ کے دسترخوان پر کھانا کھایا اور بعدازاں نماز ادا کی گئی ۔

یہ ہے بہت مختصر اور اجمالی ذکر اس عظیم الشان اور یادگار دن کا جب جماعت احمدیہ کی باقاعدہ بنیاد رکھی گئی ۔ یہ دراصل ابتداء تھی ایک عظیم الشان روحانی عالمگیر انقلاب کی جو ازل سے اللہ تعالیٰ کی غالب تقدیر کا ایک حصہ ہے ۔ اللہ تعالیٰ کی یہ ازلی تقدیر دن بدن روشن تر اور کل دنیا پر محیط ہوتی جارہی ہے ۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت خاتم الانبیا محمد مصطفیٰ ﷺ کے غلام اور عاشقِ صادق حضرت مسیح موعود کو احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی ترقی ،عظمت ،شوکت اور عالمگیر غلبہ کے متعلق جو جو بشارتیں عطا فرمائیں وہ ایک ایک کرکے پوری ہورہی ہیں اور مومنین کے دلوں کو یقینِ محکم عطا کررہی ہیں کہ احمدیت کے ذریعہ غلبۂ اسلام کی تقدیر ضرور پوری ہوکر رہے گی اور دنیا کی کوئی طاقت بلکہ دنیا کی ساری طاقتیں مل کر بھی اس خدائی تقدیر کا راستہ ہرگز روک نہیں سکتیں !

جس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اذنِ الٰہی سے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بنیاد رکھی اس زمانہ میں ابتداءً آپؑ بالکل اکیلے تھے ۔کوئی دنیاوی مددگار اور ہمنوا نہ تھا۔ ہاں زمین و آسمان کا خالق ،قادر وتوانا خدا جس نے آپؑ کو بھیجا تھا وہ ہمیشہ آپؑ کے ساتھ تھا۔ آپؑ نے فرمایا:

''میرے پر ایسی رات کوئی کم گزرتی ہے جس میں مجھے یہ تسلی نہیں دی جاتی کہ میں تیرے ساتھ ہوں اور میری آسمانی فوجیں تیرے ساتھ ہیں''

(ضمیمہ تحفۂ گولڑویہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ 49 )

پھر اسی علاّم الغیوب خدا سے خبر پاکر آپؑ نے یہ بھی اعلان فرمایا:

''خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا اور میرے سلسلہ کو تمام زمین میں پھیلائے گا اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کرے گا اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کے رو سے سب کا منہ بند کردیں گے اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پیئے گی اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا یہاں تک کہ زمین پر محیط ہوجاوے گا...... خدا نے مجھے مخاطب کرکے فرمایا کہ میں تجھے برکت پہ برکت

دونگا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔‘‘

(تجلیاتِ الٰہیہ۔روحانی خزائن جلد20 صفحہ ۴۰۹)

پھر آپؑ نے بڑے جلال اور تحدّی سے الٰہی وعدوں اور خدائی نصرتوں پر کامل یقین رکھتے ہوئے علی الاعلان فرمایا:

’’دیکھو وہ زمانہ چلا آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ خدا اس سلسلہ کی دنیا میں بڑی قبولیت پھیلائے گا اور یہ سلسلہ مشرق اور مغرب اور شمال اور جنوب میں پھیلے گا اور دنیا میں اسلام سے مراد یہی سلسلہ ہوگا۔ یہ باتیں انسان کی باتیں نہیں۔ یہ اس خدا کی وحی ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں‘‘

(تحفہ گولڑویہ۔روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 182)

یہ ساری بشارتیں جن کا مرکزی نقطہ تائید ونصرت الٰہی ہے بڑی شان سے دن رات پوری ہو رہی ہیں۔ ہر آنے والا دن احمدیت کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار ہے۔اسلام کے عالمگیر غلبہ کے آثار روشن سے روشن تر ہوتے جا رہے ہیں۔فتح اسلام کا دلربا نقشہ ہماری نظروں کے سامنے روز بروز کھلتا چلا جارہا ہے۔

کاروانِ احمدیت جس کا آغاز صرف چالیس افراد سے ہوا، آج اس کی تعداد کروڑہا کروڑ تک جا پہنچی ہے اور ہر سال لاکھوں کی تعداد میں بڑھ رہی ہے۔دنیا کا کوئی معروف ملک نہیں جہاں یہ شجر احمدیت نہ لگ چکا ہو۔شجرۂ طیبہ کی طرح اس کی جڑیں اکنافِ عالم میں خوب مضبوطی سے پیوست ہیں۔جبکہ اس کی شاخیں شش جہات میں سایہ فگن ہیں۔ ہر قوم اس چشمہ سے پانی پی رہی ہے اور رنگ ونسل کی تمیز سے بے نیاز، شجرِ احمدیت کی گھنی چھاؤں تلے شانہ بشانہ خدمت اسلام میں مصروف ہے۔ساری دنیا میں قرآن مجید اور اسلامی لٹریچر کی اشاعت میں جماعت احمدیہ ایک امتیازی مقام رکھتی ہے۔تعلیم اور طبی خدمات کے میدانوں میں بے لوث خدمتِ انسانیت کرنے والی اس جماعت کی خدمات کا برملا اعتراف کیا جاتا ہے۔

اکنافِ عالم میں ہزاروں مساجد کی تعمیر کا اعزاز اس جماعت کو حاصل ہے۔مسلم ٹیلیویژن احمدیہ انٹرنیشنل کے ذریعہ دنیا کے کونے کونے میں اسلام کا پیغام پہنچانے کی خوش بختی اور سعادت بھی اس جماعت کو حاصل ہے۔اس طرح یہ بشارتِ الٰہی کہ ’’میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا‘‘ دن رات پوری ہو رہی ہے۔مسیح پاک علیہ السلام کے کپڑوں سے بادشاہوں کے برکت پانے کا نشان

بار ہا پورا ہو چکا ہے۔گیمبیا، نائجیر یا اور بینن کے متعدد بادشاہ اور حکمران یہ سعادت حاصل کر چکے ہیں۔علم اور معرفت میں کمال حاصل کرنے کے میدان میں حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خاں صاحبؓ ، پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب اور صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کی امتیازی خدمات اپنی مثال آپ ہیں۔تائید ونصرت الٰہی کے نشانوں کا کوئی شمار نہیں۔حق یہ ہے کہ ہر دن احمدیت کی ترقی کا پیغام لے کر طلوع ہوتا ہے اور عالم احمدیت پر سورج کبھی غروب نہیں ہوتا۔ جماعت احمدیہ کے شاندار مستقبل کے بارہ میں سیدنا حضرت اقدس مسیح پاک علیہ السلام نے کس تحدی اور جلال کے ساتھ فرمایا:

’’اے تمام لوگو! سن رکھو کہ یہ اس کی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا۔وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دے گا اور حجت اور برہان کی رو سے سب پر ان کو غلبہ بخشے گا۔وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہوگا جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائے گا۔خدا اس مذہب اور اس سلسلہ میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالے گا اور ہر ایک کو جو معدوم کرنے کا فکر رکھتا ہے نامراد رکھے گا اور یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا یہاں تک کہ قیامت آجائے گی۔میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں۔سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا۔اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے‘‘

(تذکرۃ الشہادتین۔روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 66)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆